اس جمعہ کا بیان

وَاعِظُ الجُمُعَة

حجۃ الاسلام حامد رضا خان علیہ الرحمہ

پیشکش

ادارہ اہل سنت کراچی

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن شیوانی تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

مفتی محمد کاشف محمود ہاشمی

دار أهل السنة

لتحقيق الكتب و الطّباعة و النّشر

دار أهل السنة

IDARA E AHLE SUNNAT ادارہ اہلسنت

www.facebook.com/darahlesunnat

اہلُ السنۃ للتحقیق والکتب والطباعۃ والنشر

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاونین: مفتی عبدالرزاق قادری، مفتی محمد کاشف محمود ہاشمی

عددِ صفحات: ۸

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

: idarakhutbatejuma@gmail.com

:00971559421541

: 00923458090612

www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۴۰ھ/۲۰۱۹ء

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُر نور، شافعِ یومِ نُشور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بار گاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

حجۃ الاسلام کی شخصیت

عزیزانِ محترم! اسلام میں سوانح نگاری کی روایت شروع سے چلی آرہی ہے، بزرگانِ دین کے تذکروں، ان کی زندگی کے حالات، ان کے دینی، رُوحانی اور علمی کارناموں سے، موجودہ اور آنے والی نسلوں کو اپنے بزرگوں پر فخر محسوس ہونے کے ساتھ، ذہن وفکر کو رَوشنی بھی ملتی ہے، ایمان کو تازگی حاصل ہوتی ہے، اور عمل کی تحریک وترغیب ملتی ہے۔ ایسے ہی مردانِ حق میں آج بھی مجدّدِ دین وملّت، سیّدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کے فرزند ذی وقار، حجۃ الاسلام حضرت علّامہ حامد رضا خان قدس سرہ کی شخصیت ہے، جن کی دینی عظمت اور علمی وَجاہت سے لوگ خوب واقف ہیں، اور ان کے فُیوض وبرکات سے دنیائے سنیّت مالا مال ہے۔ اعلیٰ حضرت کے خلف اکبر، حجۃ الاسلام حضرت علّامہ حامد رضا خاں علیہ الرحمۃ کی شخصیت دنیائے سنیّت

میں محتاجِ تعارُف نہیں، البتہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کی شخصیت اور ان کے کارناموں پر غور وفکر اور تحقیق کرکے عام کیا جائے۔ آپ قدّس سرّہٗ کی ذات وہ ہے جس کے علم وفضل کا اعتراف خود اعلیٰ حضرت کو بھی رہا، بلکہ عرب وعجم کے علماء ومشائخ کو آج بھی ان کے حسن صورت، حسن سیرت اور علمی جلالت ورُوحانی کمال کے ساتھ علم وفضل کا اعتراف رہا، اور ان شاءاللہ رہے گا۔

اسم مبارک، لقب اور ولادت شریف

امام اہلِ سنّت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کے بڑے صاحبزادے کا نام محمد، معروف بہ حامد رضا، آپ کا لقب حجۃ الاسلام ہے، آپ ۱۲۹۲ھ میں پیدا ہوئے[۱]۔

تعلیم وتربیت اور اس کا اثر

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے درسیات بتمام وکمال اپنے والد ماجد سے پڑھیں۔ تفسیر وحدیث میں آپ کا درس خاص طور پر مشہور تھا، "تفسیر بیضاوی" کے درس میں آپ کی خصوصی توجہ تھی، علم وعمل میں باکمال والد ماجد کے جانشین ہوئے، عربی نظم ونثر میں منفرد اُسلوب رکھتے تھے، حُسن ظاہری میں بھی متفرِد تھے، طبیعت بہت عمدہ پائی، تلامذہ، مریدین اور ناداروں کی دستگیری آپ کا شیوہ رہا۔ دیگر کئی علماء کی طرح ۱۳۵۱ھ میں اجمیر شریف سے واپسی میں، حضرت برہان الاَصفیاء بدر الکاملین مولانا الحاج شاہ رفاقت حسین علیہ الرحمۃ امینِ شریعت، صوبہ بہار نے بھی "تفسیر بیضاوی" کا آپ سے درس لیا۔ آپ اُن تمام خوبیوں کے جامع تھے جو ایک مجدّدِ کے جانشین میں ہونی چاہیں[۲]۔

---

(۱) "تذکرہ علماء اہلِ سنّت" حجۃ الاسلام مولانا شاہ حامد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ، ص۸۰۔

(۲) ایضًا۔

بیعت وخلافت

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت مخدوم شاہ ابو الحسن احمد نوری مارہروی قدس سرہٗ کے مرید وخلیفہ تھے، اور والد ماجد سے بھی خلافت واجازت حاصل تھی [1]۔

حج وزیارت

آپ علیہ الرحمۃ نے ۱۳۲۳ھ میں حج وزیارت کی سعادت اپنے والد ماجد امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی معیت میں حاصل کی، جس کی برکات نہایت عظیم وجلیل ہیں [2]۔

علمی وتبلیغی کارنامے

حضور حجۃ الاسلام قدس سرہٗ ایک بلند پایہ خطیب، مایہ ناز ادیب اور یگانۂ روزگار عالم فاضل تھے۔ دینِ متین کی خدمت وتبلیغ، ناموس مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حفاظت، قوم کی فلاح وبہبود، ان کی زندگی کے اہم مقاصد تھے، وہ غلبۂ اسلام کی خاطر زندہ رہے، اور سفر آخرت بھی فرمایا تو پرچمِ اسلام بلند کرتے ہوئے، اس دنیا سے سُرخرو ہوکر گئے۔ مسلکِ اہل سنّت وجماعت کی ترویج واِشاعت کی خاطر آپ نے برصغیر کے مختلف قصبوں اور شہروں کا سفر کیا، اور گستاخانِ رسول سے مُناظرے کیے، اور انہیں لاجواب کرکے اہلِ سنّت کا سر فخر سے بلند فرمایا" [3]۔

حجۃ الاسلام کی شاعرِ مشرق ڈاکٹر اقبال سے ملاقات

حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ کی ملاقات جب ڈاکٹر اقبال سے ہوئی، تو حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انہیں بدمذہبوں کی گستاخانہ عبارات سنائیں، اس پر ڈاکٹر اقبال صاحب

---

(۱) ایضاً، ص۸۰، ۸۱۔

(۲) "خطبۂ صدارت" حیات حضور حجۃ الاسلام، حج وزیارت، ص۱۷۔

(۳) "آسمان رضویّت کا نیّر تاباں" علمی وتبلیغی کارنامے، ص۸، ملتقطاً۔

حیران و ششدر رہ گئے اور بے ساختہ بول اٹھے: "ایسی گستاخانہ عبارتیں ہیں، ان پر آسمان کیوں نہ ٹوٹ پڑا، ان پر تو آسمان ٹوٹ پڑنا چاہیے تھا"[۱] یعنی ان پر انتہائی غم وغصہ کا اظہار فرمایا۔

حجۃ الاسلام کی ملّی خدمات

آپ علیہ الرحمۃ نے مرادآباد کے خطبہ صدارت میں ایک ایسا دستور العمل پیش کیا، کہ اگر اس کے مطابق عمل ہوتا تو آج ہماری حالت ہی کچھ اَور ہوتی، مسلمان مُعاشی، تعلیمی، تجارتی، غرض کہ ہر قسم کے دینی و دنیاوی اُمور میں کسی سے پیچھے نہ رہتے۔ آپ نے خطبۂ صدارت میں ملازمت کی حَوصلہ شکنی کرتے ہوئے، صنعت اور تعلیم و تجارت پر زور دیا کہ "ہمارا ذریعۂ مُعاش صرف نَوکری اور غلامی ہے، اور اس کی بھی یہ حالت ہے کہ ہندو نواب مسلمان کو ملازم رکھنے سے پرہیز کرتے ہیں۔ رہیں گورنمنٹی ملازمتیں (Government jobs) تو ان کا حُصول لمبی امید ہے، اگر رات دن کی بھاگ دَوڑ اور اَنتھک کوششوں سے کوئی معقول سفارش پہنچی، تو کہیں امیدواروں میں نام درج ہونے کی نَوبت آتی ہے، برسوں بعد جگہ ملنے کی امید پر روزانہ مفت خدمت انجام دیا کرو! اگر بہت بلند ہمت ہوئے، اور قرض پر بسر اَوقات کرکے برسوں کے بعد کوئی ملازمت حاصل بھی کی، تو اس وقت تک قرض کا اتنا اَنبار ہو جاتا ہے کہ جس کو ملازمت کی آمدنی سے ادا نہیں کرسکتے۔ ہمیں نوکری کا خیال چھوڑ دینا چاہیے، نوکری کسی قوم کو معراجِ ترقی تک نہیں پہنچا سکتی، دستکاری اور پیشے وہُنر سے تعلق پیدا کرنا چاہیے"[۲]۔ آج بھی ان الفاظ پر غور و فکر کرکے، اگر عملی اِقدامات کیے جائیں، تو کافی حد تک موجودہ مسائل سے چھٹکارا حاصل کیا جاسکتا ہے۔

---

(۱) ایضاً، حجۃ الاسلام اور ڈاکٹر اقبال، ص۲۶۔

(۲) ایضاً، ملی خدمات، ص۱۲، ۱۳۔

فن تاریخ ابجدی میں آپ کا کمال

حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ کو آپ کے والد گرامی اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی طرح فنِ تاریخ میں بہت مہارت حاصل تھی۔ ۱۳۴۴ ہجری میں مولانا عبدالکریم درس علیہ الرحمۃ کا انتقال ہوا، تو اس موقع پر آپ نے چند تاریخیں کہیں[1] جو آپ کے فنِ تاریخ پر مہارت کی دلیل ہیں۔

تصانیف وتراجم

حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ کی متعدّد تصانیف و رسائل ہیں، مگر جو مشہور ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

(۱) الصارم الربّاني على إسراف القادياني (یہ رسالہ آپ نے مرزائیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کے رد میں لکھا)۔

(۲) مقدّمہ الإجازات المتينة.

(۳) حاشیہ ملّا جلال۔

(۴) الدَولة المكية کا اردو ترجمہ۔

(۵) اس کے علاوہ آپ کی فقہی بصیرت پر دلیل "فتاویٰ حامدیہ" معرکۃ الآرا تصنیف ہے[2]۔

حجۃ الاسلام کی سیاسی بصیرت

حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ سیاستدانوں کی چالاکیوں، اور چالوں کو خوب جانتے سمجھتے تھے، اور اپنے زمانے کے حال سے پوری طرح باخبر تھے۔ آپ علیہ الرحمۃ مسلمانوں

---

(۱) ایضًا، فن تاریخ گوئی میں کمال، ص۲۲، ملخصًا۔

(۲) ایضًا، تصانیف وتالیفات، ص۲۳،۲۲۔

کو سیاست و ریاست کے چنگل سے بچانے کے لیے ہر ممکن جد و جہد کرتے رہے، آپ نے علماء و قائدین (جو سیاست کے چنگل میں پھنس چکے تھے) کو سمجھایا، اور حق قبول نہ کرنے پر نبرد آزما ہوئے، اور بدمذہب علماء و قائدین سے اس مُعاملے پر ٹکراؤ اور مُناظرے تک بھی کیے[1]۔ لہٰذا آج ہمارے قائدین کو بھی اس بارے میں خوب غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔

زبان وادب پر مہارت

حجۃ الاسلام قدّس سرّہٗ کی زبان دانی، فصاحت و بلاغت، نثر نگاری و شاعری، خصوصًا عربی زبان پر مہارت کی تعریف، علمائے عرب نے بھی کی۔ ۱۳۲۴ھ میں حج کے موقع پر تو عرب کے معروف عربی داں، حضرت شیخ سیّد حسن دبّاغ، اور سیّد مالکی ترکی نے آپ کی عربی دانی اور قابلیت کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے، اس طرح اعتراف کیا کہ "ہم نے ہندوستان کے اکناف و اَطراف میں حجۃ الاسلام جیسا فصیح و بلیغ نہیں دیکھا، جسے عربی پر اتنی مہارت ہو!"[2]۔

حضور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی عربی کتاب "الدَولۃ المکیۃ" اور "کفل الفقیہ الفاھِم" کی طباعت کے وقت، اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے حکم پر ان کی تمہیدات عربی زبان میں تحریر فرمائیں، جنہیں دیکھ کر اعلیٰ حضرت بہت خوش ہوئے اور خوب دعائیں دیں![3]۔

---

(۱) "تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ" نور چہل حجۃ الاسلام، سیاسی بصیرت و حمایت حق، ص۵۳۰۔

(۲) ایضًا، زبان وادب پر مہارت، ص۵۳۱، ۵۳۲، ملتقطاً۔

(۳) ایضًا۔

وصال شریف

حجۃ الاسلام علّامہ حامد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ۱۷ جُمادَی الاُولی ۱۳۶۲ھ کو عین حالتِ نماز میں وصال فرمایا[1]۔

رفیقانِ گرامی قدر! آپ کی وفات پر عالمِ باعمل، مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب فریدی سمستی پوری (صدر مدرّس مدرسہ شمس العلوم بدایوں، شیخ الارشاد خانقاہِ قادریہ سربیلہ سہرسا، صوبہ بہار، قائم شدہ ۱۳۱۱ھ) نے نظمِ وفات فارسی میں تصنیف کی، جس کے اَشعار میں سالِ ولادت، سالِ وفات، صُوری معنوی، ہجری تاریخ، مادّۂ وفات، اور مَحاسن مذکور ہیں۔ نظم میں گیارہ ۱۱ اَشعار ہیں، مقطع کا آخری مصرعہ بھی سالِ وفات کا ترجمان ہے[2]، جو آپ کی حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ سے عقیدت و محبت کا اظہار کرتا ہے۔

نمازِ جنازہ

آپ کی نمازِ جنازہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی کے خلیفۂ خاص و مرید، حضرت محدّث اعظم پاکستان، مولانا سردار احمد قدّس سرّہٗ نے مجمع کثیر میں پڑھائی۔

مزارِ اقدس

آپ علیہ الرحمۃ کا مزار مقدّس روضہ اعلیٰ حضرت میں واقع، زیارت گاہِ خاص وعام ہے۔ آپ کا عرس مبارک ہر سال ۱۷ جُمادَی الاُولی کو منایا جاتا ہے[3]۔

مریدین، خلفائے کرام اور تلامذہ

عزیزانِ مَن! حضرت بُرہان الاَصفیاء مولانا شاہ رفاقت حسین، حضرت مجمع الفضائل مولانا شاہ محمد حبیب الرحمن قادری دھام نگری، حضرت مولانا شاہ

---

(۱) "فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں" اولادِ اَمجاد، ص۸۷۔

(۲) "تذکرہ علماء اہل سنّت" حجۃ الاسلام مولانا شاہ حامد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ، ص۸۱۔

(۳) "تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ "نور چہل حجۃ الاسلام، نمازِ جنازہ و مزارِ اقدس، ص۵۴۔

حشمت علی خاں لکھنوی، حضرت مخدوم مولانا شاہ ابراہیم رضا جیلانی میاں خلَفِ اکبر، حضرت مولانا حمّاد رضا قدّس سرّہما، یہ حضرات آپ کے نامور خلفاء ہیں، آپ کا سلسلہ ثانی الذکر اور صاحبزاد گان کے ذریعے خوب پھیلا[1]۔ آپ کا ظاہری و باطنی فیضان آج بھی جاری وساری ہے، اللہ تعالی تاقیامِ قیامت اس کو جاری رکھے، آمین!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں بزرگانِ دین، بالخصوص حجۃ الاسلام حامد رضا خان علیہ الرحمۃ کے فُیوض وبرکات سے مستفیض فرما، ان کی تعلیمات پر عمل کرنے اور اُن کے مشن کو آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرما، آمین یا ربّ العالمین!

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.

(۱) "تذکرہ علمائے اہلِ سنّت" حجۃ الاسلام مولانا شاہ حامد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ، ص۸۲۔